بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِدارہ دعوتِ حق پیش کرتا ہے

مشرکین کے تعاون سے جہاد۔۔۔۔۔۔جہادی تحریکوں کے لیے لمحہ فکریہ

تحریر: کاشف حمید

فرمان نبوی ﷺ

لوٹ جاؤ! ہم مشرکوں سے مدد نہیں لیا کرتے!

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تب کہی جب آپ ﷺ کو مدد کی شدید ضرورت تھی، یہ وہ کٹھن وقت تھا، جب آپ کفارِ مکہ سے اپنی پہلی جنگ لڑنے جا رہے تھے۔ تین سو تیرہ کی قلیل تعداد کے ساتھ ایک لشکرِ جرار سے ٹکرانے نکلے تھے۔ کمزوری اور پریشانی اس قدر تھی کہ سرکارِ دوعالم ﷺ اللہ عزوجل کے سامنے رو رو کر فتح کی دعائیں مانگتے رہے یہاں تک کہ چادر کندھوں سے گر پڑی۔ اسی موقع پر آقا علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اے اللہ اگر آج یہ مومن زندہ نہ رہے تو پھر قیامت تک تیرا کوئی نام لیوا نہ ہو گا۔ جی ہاں اس مشکل گھڑی میں جب حضور ﷺ کے دربار میں ایک ایسے طاقتور مشرک نے مدد کرنے کی پیشکش کی کہ جسے دیکھ کر صحابہ خوش ہوئے تھے کہ اگر یہ ہمارے ساتھ مل گیا تو ہمیں زبردست فائدہ پہنچائے گا۔ ایسے عالم میں حضور نے دوٹوک فیصلہ سنایا: لوٹ جا! ''میں مشرک سے ہرگز مدد نہ لوں گا''۔ (رواہ مسلم)

یہ فرمانِ نبوی ﷺ صرف ایک بدر کے موقع پر زبان مبارک سے نہیں نکلا بلکہ پھر یہ بدر سے بھی سخت گھڑی میں زبانِ رسالت سے ادا

ہوا۔ اُحد کا وہ کٹھن معرکہ جس میں ستر سے زائد صحابہ نے جامِ شہادت نوش کیا، خود حضور ﷺ کے چچا حمزہ بن عبد المطلب نے سید الشہداء کا لقب پایا۔ وہ گھڑی کہ جس میں ابن اُبی اپنے ساتھیوں کو عین معرکے سے پہلے لے کر لشکر اسلام سے جدا ہوا۔ دل غمزدہ، خوف کے مارے کلیجے منہ کو آئے ہوئے، ایسے عالم میں ایک لشکر مسلمانوں کی مدد کرنے کو آتا ہے تو حضور ﷺ پوچھتے ہیں کہ یہ مسلمان ہیں

?جواب دیا جاتا نہیں! حضور فرماتے ہیں: قولوا لھم فلیر جعوا فانا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین۔ انہیں کہہ دو کہ واپس لوٹ جائیں ہم مشرکوں کے مقابلے پر مشرکوں سے مدد نہیں لیا کرتے۔ (مستدرک حاکم، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ رقم (110)

سخت ترین حالات میں مشرکین کی مدد کا یہ انکار درحقیقت بہت بڑی حکمت کے پیش نظر تھا وگرنہ حضور صلی اللہ وعلیہ وسلم نے وسائل کو اختیار کرنے کی تو کبھی بھی نفی نہیں فرمائی۔ وہ حکمت یہی تھی کہ جس فریق سے جس معاملے میں مدد لی جاتی ہے وہ اُس معاملے میں اپنے مقاصد ضرور حاصل کرتا ہے یا کم از کم مسلمانوں کو کوئی نہ کوئی نقصان ضرور پہنچاتا ہے۔ بھلا بغیر کسی مقصد و فائدے کے کوئی کیونکر مسلمانوں کی مدد کرے گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جب بھی مسلمانوں نے پس و پشت ڈالا انہوں نے ہمیشہ نقصان اٹھایا، حالیہ جہاد اس کی بہترین مثال ہے۔

کشمیری مسلمانوں کی مدد کرنے کے نام پر پاکستان کی موحد سنی جماعتوں نے مشرکوں سے مدد لی، اس کی ابتداء کچھ یوں تھی کہ یہ تنظیمیں کہا کرتی تھی کہ یہ نظام کافرانہ ہے اور ہم نے انہیں بھی بالآخر ختم کر کے رہنا ہے، بس کشمیر میں ہم ان سے مدد لے کر وہاں کامیابی حاصل کر لیں پھر دیکھیں کس طرح اسلام کو غالب کر کے چھوڑیں گے۔ ابتداء میں یہ کہتے تھے کہ ہم ان بے ایمانوں سے مدد نہیں لے رہے بلکہ انہیں استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا!؟

جس کا مال کھایا آخر اسی کی زبان بولنے لگے۔ شروع میں لوگوں کو ڈر ڈر کر، چھپ چھپ کر، شرمندگی سے یہ بتانے والے کہ ہم ایجنسیوں سے تعاون لیتے ہیں ایک وقت آیا کہ ببانگ دہل اعلان کرنے لگے کہ ہم آرمی کی بی ٹیم نہیں اے ٹیم ہیں۔ جس بات پر شرمندہ تھے اب وہی بات فخر کا باعث بن گئی۔ پھر اتنا ہی نہیں بلکہ ایک قدم اور آگے بڑھے کل تک ان نظاموں کو کفریہ کہتے اور مانتے تھے۔ مشرکوں سے تعاون کا پھل یہ نکلا کہ انہیں ان نظاموں اور یہاں کی کفریہ طاقتوں کا کفر و شرک نظر آنا ہی بند ہو گیا۔ مشرکوں کے تعاون کا یہ نتیجہ نکلا کہ مشرک یکایک موحد قرار پائے اور کافر مسلمان۔

پھر معاملہ یہاں پر ہی نہیں رکا، جن مشرکوں سے یہ مال لے لے کر جہاد کے آوازے لگاتے رہے وہ کوئی عام مشرک نہیں تھے بلکہ وہ تو اس دور کے باطل خدا تھے، بلکہ باطل خداوں کے بھی خدا! جی ہاں ریاست کا بت وہ بت ہے جو اپنی پوجا تو کرواتا ہی ہے ساتھ میں یہ اپنی پوجا کرنے والوں کی پوجا بھی کرواتا ہے۔ چنانچہ ریاست کے پجاری کے لیے محض ریاست کو پوجنا کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ وہ ریاست کے قانون کو بھی پوجیں، ریاست کی افواج کو پوجیں، ریاست کے جھنڈے کو پوجیں، ریاست کے مفاد کو پوجیں۔

چنانچہ وہ پروگرام تو کہاں رہنا تھا کہ کشمیر کو دارالاسلام بنایا جائے گا سرے سے یہ ذہنیت ہی مفقود ہو گئی، کشمیر بنے گا پاکستان اب جہاد کا مقصد طے پایا۔ پھر اتنا ہی نہیں ریاستی طاقتوں کے تعاون سے چلنے والی ان تحریکوں کو بہت جلد خود یہ ریاستیں ہی دارالاسلام دکھائی دینے لگیں۔ انہی کی خاطر مرمٹنا جہاد قرار پایا یوں یہ موحد تحریکیں ذلت کے گڑھوں میں جاگریں۔

جب کوئی اپنا دین کھودے، اپنا نظریہ تک بیچ دے پھر اس کی ذلت کی کوئی حد مقرر نہیں ہوا کرتی، ایسوں کو خدا ذلیل سے ذلیل کرتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ ان تحریکوں کو ان مشرکوں نے جنہیں یہ کل تک استعمال کرنے کے دعوؤں سے نکلے تھے کہاں پہنچا ڈالا۔ کہ اب ان ریاستوں کی لڑائی جہاد بنی، یہ جاہلی ریاستیں دارالاسلام بنیں، یہاں کی کافر قوتیں مقدس قرار پائیں۔ پھر اسی پر بس نہیں ہوئی بلکہ ذلت وخواری اپنی انتہاء کو یوں پہنچی کہ مجاہدین اسلام سے دشمنی کرنے، انہیں پکڑوانے، انہیں قتل تک کر ڈالنے جیسے گھناؤنے جرائم جہاد قرار پائے۔ اللہ والوں کو خوارج خوارج کہنے کی رِٹ جو ہمیشہ ہی بے ایمانوں کا وطیرہ رہا ہے ان جہاد کے نام لیواں کی زبان پر جاری ہوئی اور یوں اللہ کے شیروں، اللہ کی زمین پر اسلام کو نافذ کرنے والوں سے جنگ کرنا آج کی ان نام نہاد جہادی تحریکوں کا مشن ٹھہرا! اناللہ واناالیہ راجعون۔

یہ سارا کیا دھرا اسی ایک جرم کا ہے، جہاد کے میدانوں میں مشرکوں سے مدد لینا۔

کشمیری جہاد تو ایک اس جرم کی سزا کا بدترین نمونہ ہے، وگرنہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ جرم جہاں بھی سرزد ہوا وہاں اس گناہ کی نحوستیں ضرور پڑیں۔ جہاد افغانستان میں جس قدر کفریہ طاقتوں نے اپنا حصہ ڈالا وہاں اسی قدر مسلمانوں کو نقصان پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔ روس کو شکست دینے کے بعد جہادی گروہوں کی آپس کی وہ بدترین جنگ کیسے بھلائی جاسکتی ہے جس میں ناجانے کتنے معصوم نوجوانوں کا خون بہا ، جہاد کس قدر بدنام ہوا۔ جو لوگ بڑے فخر سے یہ بات کرتے ہیں کہ آج بھی افغانی جہاد میں پاکستانی طاقتوں کا ایک کردار ہے، اس کردار کو جو لوگ باعث فخر جانتے ہیں اور اس بنیاد پر ان کفریہ طاقتوں کو عذر دیتے ہیں وہ درحقیقت بدترین فتنے کا شکار ہیں۔

اللہ کی قسم! پاکستان سمیت کسی بھی مرتد قوت کا جہاد میں کردار ایک بدترین اور بھیانک ترین نتائج کی خبر دے رہا ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ طالبان جو کل تک اللہ کی شریعت کے غلبے کی دوٹوک بات کرتے تھے آج وہ اپنے ملک میں قانون و دستور بنانے اور اسے نافذ کرنے

کی باتیں کرنے لگے ہیں، یہ جہاد میں بے ایمانوں سے تعاون لینے کا نتیجہ ہے کہ آج طالبان دولت اسلامیہ کی بیعت کرنے اور انکی نصرت کرنے کی بجائے اپنے ہی بھائیوں کے خلاف دست درازیاں کرنے لگے ہیں، یہ اسی نحوست کا ثمر ہے آج طالبان ایران کے دورے کر رہے ہیں، وہ ایران جو اس وقت عالم اسلام میں اسلام کے خلاف سب سے بڑی جنگ لڑ رہا ہے۔ یاد رکھیے گا! جس طرح کافروں سے مدد لینے نے پاکستانی جہادی تحریکوں کا بیڑا غرق کیا اسی طرح یہ جرم افغانی جہادی تنظیموں کا بھی بیڑا غرق کرنے جا رہا ہے۔ پس عقلمند ہے وہ جو پاکستانی جہادی تحریکوں کے انجام سے عبرت پکڑے اور بدبخت ہے وہ جو انہی کی راہ چلے!

یہ صرف کشمیر و افغان کی بات نہیں بلکہ آج یہی جرم عراق و شام میں بھی مجاہدین کو بدترین نقصان پہنچا رہا ہے۔ یہ یاد رہے کہ اس جرم کا ارتکاب ہمیشہ عوام کی مظلومیت نام پر ہوا۔ پرسوں کشمیریوں پر ظلم کے نام پر، کل افغانیوں پر ستم کے نام پر اور آج شامیوں کی دھائی دیتے ہوئے اسی جرم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ مگر اس جرم سے ظلم کبھی کم نہیں ہوا، کافروں کو دوست بنانے سے کبھی عوام کا فائدہ نہیں ہوا۔ اس دوستی سے ان تنظیموں نے اپنے پیٹ تو بھرے مگر عوام کو ایک لقمہ تک نہ ملا!

شامیوں کی مدد کے نام پر سعودیہ عرب، قطر اور دیگر عرب ملکوں سے ریال لے لے کر جو جہادی گروہ سامنے لائے جا رہے ہیں انکی صورت حال وہی بن چکی ہے جو پاکستان کی چھتری تلے جہاد کرنے والوں کی ہے بلکہ شاید اس سے بھی بدتر۔

نہ جانے ہمارے مخلص نوجوان کیوں نہیں سوچتے کہ وہ عرب ممالک جہاں اہل حق ہی پس زندان جاتے ہیں، جہاں کی جیلیں علماء سے ہی بھرتی ہیں! وہ سعودیہ جس نے ہمیشہ عوام پر ظلم کرنے والوں کا ساتھ دیا، جس کی تاریخ امت سے غداری سے رقم ہے، جس کے ہاں ہمیشہ ظالموں اور جابروں کو ہی پناہ ملی۔ آج یہ سعودیہ کس طرح شامی جہاد کا خیر خواہ ہو سکتا ہے۔

ساری دنیا اس بات کو جانتی ہے کہ آج ان عرب ممالک کا عرش کانپ رہا ہے، مسلم عوام دولت اسلامیہ کی شدت سے منتظر ہے، اللہ کی زمین پر شریعت کو غالب کر دینے والوں کی منتظر ہے۔ ایسے حالات میں یہ یقینی بات ہے کہ دنیائے کفر کی کامیابی کا ایک ہی راستہ ہے، مجاہدین کے مابین پھوٹ ڈال دی جائے۔ دنیا کو دولت اسلامیہ کے متبادل کی شدت سے تلاش ہے، اس کے لیے وہ اپنے ہر اصول کو توڑنے پر تیار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دولت اسلامیہ سے اختلاف رکھنے والوں کو میڈیا میں کوریج دی جا رہی ہے، ریاستیں ان کا اکرام کر رہی ہیں جبکہ کل تک وہ بنیاد پرست اور ناقابل برداشت تھے، کل تک جو دہشت گرد تھے آج وہ معزز علماء ہیں!۔

کیونکہ دنیا کو آج ایک ہی غم اور فکر ہے کہ کسی طرح دولت اسلامیہ کی راہ میں بند باندھا جائے۔ آج ہر اُس تحریک کی قدر قیمت ہے جو دولت اسلامیہ سے اختلاف کرنے والی ہو، دولت اسلامیہ کو بدنام کرنے والی ہو، دولت اسلامیہ کی راہ میں روڑے اٹکانے والی ہو چاہے وہ کیسی بھی ہو آج وہ دنیا کو قبول ہے۔

پس عقلمند ہے وہ نگاہ جو تعصب سے پاک رہی، مبارک ہے وہ ذہن جو تنظیمی وابستگیوں سے بلند ہو کر سوچ سکا، قابل ستائش ہے وہ نوجوان جس نے آج اپنے بزرگوں اور بڑوں کو دیکھنے کی بجائے حق کو دیکھا اور قبول کیا۔

بد بخت ہے وہ ظالم جس نے تنظیم کے نام پر امت کا مفاد قربان کر ڈالا، جس نے نسبتوں کی خاطر اہل حق پر وار کیا، بزرگوں کی خاطر اللہ کے شیروں کے خلاف زبان کو دراز کیا۔

تاریخ اپنا آپ دہرا رہی ہے، کفار سے تعاون لینے پر جو انجام پاکستانی جماعتوں کا ہوا آج وہی انجام افغانستان کی جہادی تحریکوں کا ہو رہا ہے اور وہی انجام سعودی اور قطری مال کھانے والوں کا ہو رہا ہے۔

پس عبرت پکڑو اے عقل والو!